ڈاکٹر اظہر محمود چوہدری

دورِ حاضر میں شخصیت کا تصور

Personality has been the theme of discussion for a long time. It is something that we possess and can be labelled as good, bad, fine or poor, mostly basis of physical appearance, or make-up. However this is a very limited view. On the other hand the psychological concept of personality goes farther and deeper than mere appearance. Thus the question of how to interpret or define personality has occupied the minds of psychologists for a long time and still continues to do so.

~~~~~~~~~~~

ہم اپنی روزمرہ زندگی میں شخصیت کی اصطلاح عام استعمال کرتے ہیں۔ شخصیت کا تصور عام ہونے اور اس کے بارے میں جاننے کے باوجود اس کی صحیح نوعیت اور حقیقت کے بارے میں نہ صرف عام لوگوں میں بہت سے پرانے اور غلط تصورات پائے جاتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں ماہرین میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ شخصیت کو انگریزی زبان میں Personality کہتے ہیں جو لاطینی زبان کے لفظ Persona سے ماخذ ہے جس کے معنی ماسک یا نقاب کے ہیں۔ اس دور میں اداکاروں کو ڈراموں میں ایک مخصوص قسم کا بہروپ دھارنے کے لیے نقاب پہنایا جاتا تھا کہ وہ نوعیت کے مطابق کردار میں حقیقی رنگ بھر
~~~~~~~~~~~

سکیں بعد آزاں یہ لفظ شخصیت کے مترادف استعمال ہونے لگا۔

شخصیت کا لفظ عام لوگوں اور تکنیکی لوگوں میں مختلف تصورات رکھتا ہے۔ مختلف ماہرین نے اپنے اپنے دور میں شخصیت کے بارے میں مختلف نظریات پیش کیے۔ عوام اس سے مراد آدمیت و انسانیت لیتے ہیں جب کہ ماہرین انسانیات، عمرانیات اور نفسیات نے اس کے مختلف نظریات پیش کیے ہیں۔ انیسویں صدی کے ایک اطالوی ماہر علم انسانیات لومبروسو نے چہرے کے خدوخال اور جسم کی عمومی بناوٹ کی بنیاد پر شخصیت کی تشریح کرنے کی کوشش کی۔ اس نے سر کے سائز، آنکھوں کے درمیانی فاصلے، ٹھوڑی کی شکل، بالوں اور آنکھوں کے رنگ کو بعض شخصی خصوصیات سے منسلک کیا۔ اگر چہ اس نظریے کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں۔ پھر بھی لوگوں نے اس کی بنیاد پر غلط مفروضات قائم کر رکھے ہیں۔ اب بھی بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جن افراد کی آنکھیں چھوٹی اور باہم قریب ہوں وہ جرائم کی طرف طبعی میلان رکھتے ہیں۔ بڑے سر کو عقلمندی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ دراصل اس نوعیت کے تمام عقاید اور خیالات موجودہ سائنسی دور میں غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں۔

کسی فرد کی شخصیت پر غور کرتے ہوئے سب سے پہلے متعلقہ فرد کا جسمانی حلیہ، قد، رنگ، لباس اور چال ڈھال وغیرہ توجہ کا مرکز بنتے ہیں۔ اگر چہ یہ خصوصیات ایک فرد کے تصور شخصیت کا اہم حصہ ہیں تاہم موجودہ دور میں ان کی حیثیت سطحی ہے۔ ابتدائی چند ماہرین کے نظریات بھی اسی قسم کی عکاسی کرتے نظر آتے ہیں۔ ایک امریکی محقق ولیم ایچ شیلڈن (۱۸۹۸۔۱۹۷۷) کے نزدیک فرد کے جسم کی ساخت کا مشاہدہ کر کے پیشین گوئی کی جاسکتی ہے کہ وہ کس قسم کی شخصیت کا مالک ہے۔ شیلڈن نے جسم کو ساخت کے اعتبار سے تین اقسام میں تقسیم کیا۔ پہلی قسم "بروں شکل" یہ لوگ نازک اندام اور لمبے قد کے مالک ہوتے ہیں۔ نفسیاتی طور پر ڈرپوک، ضرورت سے زیادہ حساس اور فنکارانہ میلان رکھتے ہیں۔ دوسری قسم "بین شکل" لوگوں کی ہے۔ یہ متناسب جسم کے مالک ہوتے ہیں یہ لوگ

Scanned by CamScanner

کے ذریعے توازن قائم کرتی ہے۔ یہ تہذیب و تمدن، معاشرتی اقدار، مذہب اور دیگر اخلاقی اقدار کی پابندی کرتی ہے۔ انا شخصیت کی منتظم ہے کیونکہ ہر فرد کے کردار کو کنٹرول کرتی ہے۔ فوق انا شخصیت کے اخلاقی اور اصلاحی پہلو کا نام ہے۔ یہ حقیقت کی بجائے مثالیت پسند ہے۔ فرائیڈ کے نزدیک شخصیت کی نشوونما ابتدائی پانچ چھ سال میں مکمل ہو جاتی ہے جب کہ ماہر نفسیات یونگ کے نزدیک شخصیت کی نشوونما تمام عمر جاری رہتی ہے۔ یونگ کے نزدیک شخصیت دروں بینی اور بیرون بینی کے جملہ اوصاف کے مجموعے کا نام ہے۔ دروں بین شخصیت کے مالک لوگ کم گو، تنہائی پسند اور غور و فکر میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ان کی دلچسپی کا مرکز اپنی ذات ہوتی ہے جب کہ بروں بین شخصیت کے مالک لوگوں کی دلچسپی کا مرکز اپنی ذات کی بجائے اردگرد کے لوگ ہوتے ہیں۔ تاہم کوئی فرد بھی مکمل طور پر دروں بین یا بروں بین نہیں ہوتا بلکہ ہر فرد میں یہ دونوں خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔ البتہ ایک خصوصیت غالب ہوتی ہے۔

ایڈلر نے اپنے نظریہ شخصیت میں معاشرتی عوامل کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ اس کے نزدیک معاشرتی محرکات شخصیت کی تشکیل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہر فرد میں ایک فطری خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ دوسروں سے اپنی حیثیت تسلیم کرائے۔ اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے معاشرتی، مذہبی، اخلاقی اور قانونی اقدار کے تقاضوں کے مطابق اپنے جذبات و ایثار کی قربانی دے کر اور معاشرتی فلاح و بہبود کو سامنے رکھ کر اپنی اعلیٰ شخصیت تسلیم کرانا چاہتا ہے۔

کرداریت پسند مکتبہ فکر کا خیال ہے کہ فرد کی شخصیت بنیادی طور پر آموزش کے نتیجے میں تشکیل پاتی ہے۔ ان کے خیال میں فرد کی شخصیت ان اعمال اور عادات کے مجموعے کا نام ہے جو روزمرہ زندگی کے تجربات اور تعلیم و تربیت کے ذریعے سیکھتا ہے اور یہ آموزش تشریط کے عمل کے ذریعے واقع ہوتی ہے۔ شخصیت کم و بیش ان مستقل ردِ اعمال

Scanned by CamScanner

کے مجموعے کا نام ہے جس کا اظہار وہ اپنے ماحول میں موجود مہیجات کی جانب کرتا ہے۔ اس نظریے کی رو سے شخصیت کو ایک معین اور طے شدہ شے نہیں سمجھا جاتا بلکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گرد و پیش کے مخصوص حالات مخصوص قسم کی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔ پیدائش کے وقت فرد کے اندر کوئی مخصوص قوت موجود نہیں ہوتی جو اس کی شخصیت کی تشکیل کے عمل کو کنٹرول کرتی ہے بلکہ مختلف مہیجات کے رد عمل میں سیکھے جانے والے افعال کے مجموعے کو ہی شخصیت کہا جاتا ہے۔

کارل راجرز نے انسانیت پسند نظریہ شخصیت پیش کیا۔ راجرز کے نزدیک انسان نہ تو مشینی انداز میں سیکھے ہوئے افعال کا مجموعہ ہے اور نہ ہی لاشعوری اور جسمانی ضرورتوں کا مرقع بلکہ اس کے اندر ایک بنیادی قوت "تحقق ذات" موجود ہے جو فرد کی نشو و نما کے عمل کی رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی تمام صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے اور ایک بھرپور شخصیت کی تشکیل کرتی ہے۔ فرد اپنی شخصیت کی تشکیل میں خود بھی فعال کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے سامنے کئی ممکنہ راستے ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ فرد اپنی شخصیت خود بناتا ہے۔

ماہرین نفسیات جو وصفی نظریات شخصیت کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک شخصیت فرد کے تصور ذات اور جملہ اوصاف کے مجموعہ کا نام ہے۔ ان کے نزدیک اوصاف سے مراد کم و بیش فرد کی مستقل خصوصیات ہیں جن کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ یہ اوصاف فرد کے کردار میں مختلف اوقات میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ جو فرد جن اوصاف کا مالک ہوگا اسی طرح کی اس کی شخصیت ہوگی مثلاً بااصول، مہم جو، مضطرب، ملنسار، گرم جوش، شرمیلا، نرم دل، ہمدرد، خلوت پسند وغیرہ۔

لہٰذا شخصیت کے مختلف نظریات اور مختلف ماہرین نفسیات کی آراء کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ شخصیت صرف فرد کے لباس اور ظاہری طور طریقوں کا نام نہیں بلکہ

Scanned by CamScanner

جو اس کے اندرونی احساسات، خیالات، خارجی و داخلی کردار، دلچسپیاں، اقدار اور رجحانات جیسے اوصاف کا مجموعہ ہے۔ شخصیت ساکن نہیں بلکہ مسلسل تبدیل ہونے والی شے ہے۔ حالات و واقعات، علم، عقل و بالیدگی کے لحاظ اس میں تبدیلیاں آتے رہتے ہیں۔ شخصیت کی تشکیل میں وراثت اور ماحول دونوں کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے۔ شخصیت ماضی، حال اور مستقبل میں تسلسل پیدا کرتی ہے۔